

تعلیم قرآن میں تجوید و ترتیل کی اہمیت اور عصری تقاضے تحقیقی مطالعہ

The Importance of Tajweed and Tartil in Quranic Education and its Contemporary Requirements: A Research Study

Hafiz Muhammad Amar

PhD Research scholar, Department of Islamic Studies, LLU

amar.isl@leads.edu.pk

Dr. Abdul Raouf Usmani

Assistant Professor, Department of Islamic Studies, LLU

drabdulraouf.isl@leads.edu.pk

Abstract

This research study explores the significance of *tajweed* (rules of correct pronunciation) and *tartil* (measured recitation) in Quranic education, emphasizing their necessity in both classical and contemporary contexts. The Quran, as divine guidance for humanity, requires not only understanding but also proper recitation that preserves the sanctity of its words. Drawing upon Quranic verses, Prophetic traditions, and scholarly interpretations, the article highlights how accurate articulation, pauses, intonation, and adherence to phonetic rules are integral to fulfilling the rights of the Quran. The study underscores that neglecting tajweed alters meanings and diminishes the spiritual impact of recitation, while tartil ensures clarity, reflection, and emotional resonance. Furthermore, it addresses modern challenges in Quranic pedagogy, where rote learning often overlooks phonetic precision, and stresses the responsibility of educators and parents to instill authentic recitation practices. By situating tajweed and tartil within the broader framework of Islamic scholarship and contemporary educational needs, the article affirms their role as essential components of Quranic transmission, spiritual enrichment, and preservation of linguistic integrity.

Keywords: *Quran, Hadith, Tajweed, Contemporary Requirements*

قرآن کریم وہ مقدس کتاب ہے جو خالق کائنات کی نازل کردہ ہے اور ساری انسانیت کے لیے ہدایت کا سرچشمہ اور نور کی روشنی ہے۔ یہ آسمانی کتاب مکمل ضابطہ حیات ہے اور آخرت میں نجات کی ضامن ہے۔ تاریخ اس بات پر گواہ ہے کہ اس نے اقوام کی ترقی اور تنزلی میں فیصلہ کن کردار ادا کیا ہے۔ خلیفہ راشد سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی ایک حدیث مبارکہ میں سرکار ابد قرار علیہ التحیۃ والثناء ارشاد عالم کے نزدیک تو قرآن ہی ان کی آنکھوں کا نور اور دلوں کا سرور ہے۔ اور ایسا کیوں نہ ہو، جب کہ دونوں جہانوں کے خالق نے اسے اہل ایمان کے لیے شفا اور رحمت بنایا ہے؟ جب اہل ایمان کے سامنے قرآن کریم کی آیات کی تلاوت کی جاتی ہے تو ان کا ایمان پھلتا پھولتا ہے اور بڑھتا ہے۔ لیکن جو لوگ قرآن کی تعلیم کو اس کی معانی تک سمجھنے کی سطح تک حاصل کرنے سے قاصر ہیں اور وہ تمام والدین جن کے دلوں میں ذرہ بھر بھی ایمان کی چنگاری موجود ہے، یہ خواہش ضرور رکھتے ہیں کہ کچھ نہ کچھ قرآن کی تعلیم سے اپنے بچوں کو آراستہ کریں تاکہ وہ قرآن کریم کی برکتوں اور عطاؤں سے بالکل محروم نہ رہیں۔ ارشاد ہے کہ ”حق تعالیٰ اس کتاب کی وجہ سے کتنے ہی لوگوں کو بلند فرماتا ہے اور کتنوں کو ذلیل و خوار فرماتا ہے“¹

اے مسلمانو! جس طرح قرآن کے معانی سے آگاہ رکھنے والوں کی فضیلت نبی کریم ﷺ کی احادیث مبارکہ میں ذکر ہوئی ہے، اسی طرح قرآن کریم کے الفاظ کی سطح پر اس سے واقفیت رکھنے والوں کی عظمت کے بھی یہ احادیث گواہ ہیں۔ چنانچہ آپ ﷺ، جو خود قرآن کی عملی تصویر تھے، نے فرمایا: الماہر بالقرآن مع السفرة البررة و الذی یقرأ القرآن و یتعتع فیہ و ہو علیہ شان فله اجران²

”جو شخص قرآن کا ماہر ہے (یعنی اسے بہتر طریقے سے پڑھتا ہے) وہ ان بزرگ اور نیک فرشتوں کے ساتھ ہوگا جو (اللہ کے حضور) حاضر رہتے ہیں، اور جو شخص قرآن پڑھتا ہے اور اس میں لڑکھڑاہٹ کے ساتھ مشقت کرتا ہے اس کے لیے دوہرا اجر ہے۔“

¹ القشیری، مسلم بن حجاج، صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرين - ۱۹۳۴، الناشر: دار الحیئل - بیروت الطبعة: 1334ھ۔

² ابو عبد اللہ، محمد بن یزید قزوینی، سنن ابن ماجہ، سنن لابن ماجہ، باب من تعلم القرآن وعلمہ، ج: 1، ص: 19، دار الرسالۃ

العالمیۃ، الطبعة: الأولى، 1430ھ۔

تجوید کی تعریف:

هو العلم الذي يُعرف به كَيْفِيَّةُ نطقِ كُلِّ حرفٍ وَاخراجِهِ من مخرجِهِ الصحيح أثناء تلاوة القرآن الكريم³۔

یعنی: تجوید سے مراد وہ علم ہے جس کے ذریعے تلاوت قرآن کریم کے دوران ہر حرف کے درست تلفظ اور صحیح مخرج سے اس کی ادائیگی کا طریقہ سیکھا جاتا ہے۔

"تجوید" وہ علم ہے جس کے ذریعے قرآن پاک کے الفاظ اور حروف کی درست ترین ادائیگی کے ساتھ ساتھ آیات و جملوں پر وقف وابتدا کے قواعد سیکھے جاتے ہیں۔ اس علم کی سب سے بڑی اہمیت یہ ہے کہ ہر زبان کی اپنی کچھ خصوصیات ہوتی ہیں جن میں سے ایک اس کا خاص لہجہ اور انداز بیان ہے جو اسے دیگر زبانوں سے ممتاز کرتا ہے۔ یہی لہجہ کسی زبان کی شیرینی، وسعت اور نزاکت کو ظاہر کرتا ہے۔

جہاں تک لہجہ اور انداز قائم رہے، زبان دلچسپ اور سریلی معلوم ہوتی ہے اور جب لہجہ بدل جاتا ہے تو زبان کی امتیازی خصوصیت ختم ہو جاتی ہے۔ لہذا کسی بھی زبان کو سیکھتے اور بولتے وقت یہ ضروری ہے کہ اس کے الفاظ کو اسی طرح ادا کیا جائے جس طرح اس کے مقامی بولنے والے ادا کرتے ہیں اور جہاں تک ممکن ہو، ان کے خاص لہجے کو برقرار رکھا جائے۔ تجوید کے بغیر زبان تکلیکی طور پر تو وہی رہتی ہے لیکن مقامی بولنے والے اسے زبان ہی کی بگاڑ سمجھیں گے۔

جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيهِمْ ۚ إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ⁴

”اے ہمارے رب! اور ان میں ایک رسول انہیں میں سے بھیج جو ان پر تیری آیتیں پڑھے اور انہیں کتاب اور دانائی سکھائے اور انہیں پاک کرے، بے شک تو ہی غالب حکمت والا ہے۔“

³ السیوطی، جلال الدین، الإتيان في علوم القرآن، ج: ۱، ص: ۲۹۳، دار الفکر۔ بیروت۔

لَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْ أَنفُسِهِمْ يَتْلُوا عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَإِنْ كَانُوا مِن قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ⁵

اللہ نے ایمان والوں پر احسان کیا ہے جو ان میں انہیں میں سے رسول بھیجا (وہ) ان پر اس کی آیتیں پڑھتا ہے اور انہیں پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب اور دانش سکھاتا ہے، اگرچہ وہ اس سے پہلے صریح گمراہی میں تھے۔

قرآن کریم اللہ عز وجل کا کلام ہے اس کے حقوق میں ایک اہم ترین اور اولین حق یہ ہے کہ صحت الفاظی اور ضروری قواعد تجوید کی رعایت کرتے ہوئے اس کی تلاوت کی جائے۔
قرآن میں اللہ عز وجل کا ارشاد ہے:

وَرَتَّلْنَاهُ تَرْتِيلًا⁶۔ (ہم نے اسے ترتیل کے ساتھ نازل کیا ہے)۔

اس سے واضح ہے اور ترتیل ہی کہ ساتھ پڑھنے کا حکم فرمایا ہے، چنانچہ دوسری جگہ ارشاد ہے:

"وَرَتَّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِيلًا"⁷۔ (اور قرآن کی تلاوت اطمینان سے صاف صاف کیا کرو)۔

ترتیل کی تفسیر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ارشاد کے مطابق حروف کو تجوید کے ساتھ پڑھنا اور وقفوں کی معرفت ہے تو ترتیل سے قرآن کریم پڑھا جائے گا تب ہی اس کی تلاوت کا حق ادا ہوگا اور ایسی ہی تلاوت پر حسنات اور انعامات خداوندی کا وعدہ ہے؛ لیکن اگر تلاوت تجوید کی رعایت کے ساتھ نہیں بلکہ اس کے خلاف ہے تو اس سے تلاوت کا حق ادا نہیں ہو سکتا۔

⁵ آل عمران ۱۶۴

⁶ الفرقان: ۲۸

⁷ المزمل: ۴

۱۳ ابوداؤد، سلیمان بن اشعث، سنن ابی داؤد، استجاب الترتیل فی القراءت، حدیث نمبر: ۱۲۵۶، مکتبہ رحمانیہ، لاہور
پاکستان

تلفظ و لہجہ سیکھنے کی اہمیت:

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں: ایک دن حضور ﷺ ہمارے درمیان تشریف فرما تھے۔ اتنے میں آپ پر کچھ اونگھ سی طاری ہوئی، پھر آپ نے مسکراتے ہوئے سر مبارک اٹھایا۔ بعض روایات میں ہے کہ لوگوں نے پوچھا آپ کس بات پر تبسم فرما رہے ہیں؟ اور بعض میں ہے کہ آپ نے خود لوگوں سے فرمایا اس وقت میرے اوپر ایک سورت نازل ہوئی ہے۔ پھر بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھ کر آپ نے سورہ کوثر پڑھی⁸۔

نبی ﷺ جب قرآن پڑھنا شروع فرماتے تو ترتیل سے یعنی ٹھہر ٹھہر کر پڑھتے تھے: آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے ان ارشادات کو بخوبی بجالاتے تھے: ”وَرَزَّلَ الْقُرْآنَ تَرْتِيلًا“⁹ ترجمہ: اور قرآن کو ٹھہر ٹھہر کر پڑھا کرو۔

وَقُرْآنًا فَرَقْنَاهُ لِتَقْرَأَهُ عَلَى النَّاسِ عَلَى مُكْثٍ وَنَزَّلْنَاهُ تَنْزِيلًا¹⁰

ترجمہ: اور ہم نے قرآن کو جزو جزو کر کے نازل کیا ہے تاکہ تم لوگوں کو ٹھہر ٹھہر کر پڑھ کر سناؤ اور ہم نے اس کو آہستہ آہستہ اُتارا ہے۔ ”لَا تُحَرِّكُ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ“¹¹ ترجمہ: اور (اے محمد ﷺ) وحی کے پڑھنے کے لئے اپنی زبان نہ چلایا کرو کہ اس کو جلد یاد کر لو۔ الغرض آپ ﷺ قرآن کو آہستہ آہستہ اور ٹھہر ٹھہر کر پڑھتے تھے، تاکہ امت پر ظاہر ہو جائے کہ وہ قرآن کس طرح پڑھیں، اور کس طرح سمجھیں۔ نبی ﷺ کی قرأت واضح ہوتی تھی، آپ تلاوت فرماتے تو ہر حرف کو جدا جدا ادا فرماتے، پڑھنے میں عجلت نہیں فرماتے اور آپ ﷺ ہر آیت پر وقف فرماتے تھے¹²۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ قرآن پڑھتے ہوئے ہر آیت پر وقف کرتے تھے یعنی اس طرح پڑھتے الحمد للہ رب العالمین پھر ٹھہرتے، پھر پڑھتے الرحمن الرحیم

⁸ القشیری، مسلم بن حجاج، صحیح مسلم، ج: ۲، ص: ۴۰۰، الناشر: دارالخیل۔ بیروت الطبعة: 1334ھ۔

⁹ الزمل: ۴

¹⁰ سورة الاسراء

¹¹ سورة القيامة: ۱۶

¹² اسنادہ صحیح قال الالبانی صفۃ صلاۃ ص: ۱۲۴

پھر رکتے اور پھر پڑھتے ملک یوم الدین (اور پھر ٹھہرتے¹³)۔ ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اگرچہ آیت کا تعلق مابعد سے کیوں نہ ہو پھر بھی آیت کے آخر میں وقف کرنا افضل ہے، اور بعض قراء کا یہ خیال ہے کہ آیت کے آخر میں وقوف کے موقع پر اغراض و مقاصد آیات کا لحاظ رکھنا چاہیے، لیکن نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے کی اتباع اور آپ کی سنت پر عمل کرنا ہی اولیٰ و افضل ہے¹⁴۔

نبی ﷺ کی ٹھہر ٹھہر کر پڑھی جانے والی چھوٹی سورت بھی غیر ترتیل سے پڑھی جانے والی طویل

تھے پس آپ اسے اس قدر ٹھہر ٹھہر کر پڑھتے تھے کہ وہ سورت اس کے مقابلے (قرآن کی دیگر) طویل سورتوں سے طویل ہو جاتی تھی۔ مطلب یہ ہے کہ آپ ﷺ کی اس سورت کو پڑھنے کی مدت اتنی لمبی ہو جاتی تھی کہ اگر اس سے طویل سورت کو غیر ترتیل سے پڑھا جائے تو اس کا پڑھنا ختم ہو جائے¹⁵۔

ایک اور حدیث میں ہے: زَيِّنُوا الْقُرْآنَ بِأَصْوَاتِكُمْ¹⁶۔

اپنی آواز سے قرآن کو مزین کرو۔

حَسِّنُوا الْقُرْآنَ بِأَصْوَاتِكُمْ فَإِنَّ الصَّوْتَ الْحَسَنَ يَزِيدُ الْقُرْآنَ حُسْنًا¹⁷۔

اچھی آواز سے قرآن کو پڑھو کیونکہ اچھی آواز قرآن کریم کے حسن کو بڑھا دیتی ہے۔

اقْرَأُوا الْقُرْآنَ بِلُحُونِ الْعَرَبِ وَأَصْوَاتِهَا¹⁸۔ قرآن کریم کو عربی لحن میں پڑھو۔

¹³ رواہ الترمذی، سنن ترمذی ۲۹۲۷ و صحیح الالبانی، دار الغرب الاسلامی-الطاف اینڈ سنز، کراچی پاکستان، ۲۰۰۹ء۔

¹⁴ جوزی، حافظ محمد ابن قیم، زاد المعاد، ج: ۱، ص: ۳۲۷، نفیس اکیڈمی، اردو بازار کراچی، ۲۰۱۸ء۔

¹⁵ تحفۃ الاحوذی، ج: ۳، ص: ۱۱

^۴ البیہقی، ابو بکر احمد بن الحسن بن علی، شعب الایمان، استحباب الترتیل فی القرآت، حدیث نمبر: ۱۲۵۶

¹⁷ البیہقی، ابو بکر احمد بن الحسن بن علی، شعب الایمان، استحباب الترتیل فی القرآت، حدیث نمبر: ۱۲۵۶

¹⁸ غزالی، ابو حامد محمد بن محمد، احیاء علوم الدین، الباب وہی عشرة، ج: ۱، ص: ۲۸۴، مملکت العربیۃ السعودیۃ جدہ، ۲۰۰۸ء۔

مجلة المنار، الحکمة فی انزال القرآن، ج: ۸، ص: ۲۵۸، المکتبۃ الوقفیۃ للکتب۔¹⁸

ایک دوسری حدیث پاک میں رسول اللہ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں: خیرکم من تعلم القرآن و علمہ¹⁹ (تم میں سب سے بہتر وہ شخص ہے جو قرآن کو سیکھے اور سکھائے، حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آقائے کونین ﷺ نے ارشاد فرمایا: یا ابا ذر لان تغدو فتعلم آية من کتاب اللہ خیر لک من ان تصلى مائة رکعة²⁰۔

اے ابو ذر! تم جا کر قرآن پاک کی ایک آیت سیکھو تو یہ نوافل کی سورتوں سے بہتر ہے۔ نیز جمع الفوائد میں طبرانی سے حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت میں سرکار دو عالم ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ جو شخص اپنے بیٹے کو ناظرہ قرآن شریف سکھاتا ہے اس کے سب اگلے پچھلے گناہ معاف ہو جاتے ہیں (مراد گناہ صغیرہ ہے، یا کبیرہ بشرط توبہ) احیاء العلوم کی شرح میں ان لوگوں کی فہرست میں جو قیامت کے خوفناک دن میں عرش کے سایہ کے نیچے ہوں گے ان لوگوں کو بھی شمار کیا ہے جو بچپن میں قرآن کریم سیکھتے ہیں اور بڑے ہو کر اس کی تلاوت کرتے ہیں۔

مندرجہ بالا آیات اور احادیث مبارکہ سے یہ بات روزِ روشن کی طرح واضح ہو جاتی ہے کہ قرآن کا سیکھنا، سکھانا اور اس کی تلاوت سعادتوں کا خزانہ اور برکتوں کا گنجینہ ہے۔ لیکن آئیے ہم سنجیدگی کے ساتھ اس حقیقت کا بھی جائزہ لیں کہ تعلیم قرآن سے کیا مراد ہے؟ وہی تعلیم جو ہمارے درمیان بالعموم رائج ہے، جس تعلیم کے ذریعہ ہمارا بچہ مخارج کی تصحیح اور حروف کی تجوید پر قادر نہیں ہو پاتا ہے۔ کیا اگر ہم مخارج کی تصحیح اور حروف کی تجوید کے بغیر قرآن سیکھتے ہیں اور تلاوت کرتے ہیں تو ہم ان تمام نعمتوں سے اپنے دامن کو بھر سکتے ہیں جن کا ابھی ابھی احادیث میں تذکرہ ہوا ہے؟ تو لیجئے ملاحظہ کیجئے اللہ تبارک و تعالیٰ کا ارشاد ”وَرَتَّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِلاً“²¹ قرآن کریم کی اس آیت کے ذیل میں اس آیت کریمہ کی تفسیر میں حضرت صدر الافاضل سید نعیم الدین مراد آبادی علیہ الرحمہ

¹⁹ البخاری، محمد بن اسماعیل،، صحیح البخاری، باب فضائل القرآن، ج: ۲۱، ص: ۵۰۲، دار طوق النجاة، الطبعة: الأولى،

1422ھ۔

²⁰ ابو عبد اللہ، محمد بن یزید قزوینی، سنن ابن ماجہ،، جلد ۱، رقم الحدیث ۲۲۴، دار الرسالة العالمية، الطبعة: الأولى، 1430ھ۔

²¹ الزمل: ۴

اپنی شہرہ آفاق تفسیر خزائن العرفان میں تحریر فرماتے ہیں: رعایت وقوف اور ادائے مخارج کے ساتھ، تاہم امکان صحیح ادا کرنا نماز میں فرض ہے²²۔

شریعت مطہرہ میں کئی چیزوں کی رعایت کے ساتھ تلاوت کرنے کو ترتیل کہتے ہیں۔

- (۱) حرفوں کو صحیح نکالنا یعنی انکے مخرج سے پڑھنا تاکہ طاء کی جگہ تاء اور ضاد کی جگہ ظاء نہ نکلے۔
- (۲) وقوف کی جگہ پر اچھی طرح سے ٹھہرنا تاکہ کلام کا وصل و قطع بے محل نہ ہو جائے۔
- (۳) حرکتوں میں اشباع کرنا یعنی زبر زیر پیش کو اچھی طرح ظاہر کرنا،
- (۴) آواز کو تھوڑا سا بلند کرنا تاکہ کلام پاک کے الفاظ زبان سے نکل کر کانوں تک پہنچیں اور وہاں سے دل پر کریں۔

- (۵) آواز کو اس طرح سے درست کرنا کہ اس میں درد پیدا ہو جائے اور دل پر جلدی اثر کرے۔
- (۶) تشدید اور مد کو اچھی طرح ظاہر کرنا کہ اس سے قرآن کریم کی عظمت ظاہر ہوتی ہے اور تاثیر میں معاون ہے (۷) آیات رحمت و عذاب کا حق ادا کرنا (تفسیر عزیز آیت ترتیل) نیز حضرت ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کسی نے پوچھا کہ حضور آقائے دو عالم اقرآن مجید کس طرح تلاوت فرمایا کرتے تھے؟ تو آپ نے فرمایا کہ سب حرکتوں کو بڑھاتے اور ایک ایک حرف واضح طور سے الگ ظاہر ہوتا تھا۔

تلفظ و لہجہ سیکھنے پر فرمان نبوی:

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں: ایک دن حضور ﷺ ہمارے درمیان تشریف فرما تھے۔ اتنے میں آپ پر کچھ اونگھ سی طاری ہوئی، پھر آپ نے مسکراتے ہوئے سر مبارک اٹھایا۔ بعض روایات میں ہے کہ لوگوں نے پوچھا آپ کس بات پر تبسم فرما رہے ہیں؟ اور بعض میں ہے کہ آپ نے خود لوگوں سے فرمایا اس وقت میرے اوپر ایک سورت نازل ہوئی ہے۔ پھر بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھ کر آپ نے سورہ کوثر پڑھی²³۔

²² مراد آبادی، سید نعیم الدین، تفسیر خزائن العرفان، ج: ۲، ص: ۴۴

²³ القشیری، مسلم بن حجاج، صحیح مسلم، ج: ۲، ص: ۴۰۰، الناشر: داراللیل۔ بیروت الطبعة: ۱۳۳۴ھ۔

نبی ﷺ جب قرآن پڑھنا شروع فرماتے تو ترتیل سے یعنی ٹھہر ٹھہر کر پڑھتے تھے: آپ صلی ﷺ اللہ تعالیٰ کے ان ارشادات کو بخوبی بجالاتے تھے: ”وَرَتَّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِيلًا“²⁴ ترجمہ: اور قرآن کو ٹھہر ٹھہر کر پڑھا کرو۔

وَقَدْ أَكَاَفَرَفَنَاهُ لِنَقَرَاهُ عَلَى النَّاسِ عَلَى مُكْثٍ وَنَزَّلْنَاهُ تَنزِيلًا²⁵

ترجمہ: اور ہم نے قرآن کو جزو جزو کر کے نازل کیا ہے تاکہ تم لوگوں کو ٹھہر ٹھہر کر پڑھ کر سناؤ اور ہم نے اس کو آہستہ آہستہ اُتارا ہے۔ ”لَا تُحَرِّكُ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ“²⁶ ترجمہ: اور (اے محمد ﷺ) وحی کے پڑھنے کے لئے اپنی زبان نہ چلایا کرو کہ اس کو جلد یاد کر لو۔ الغرض آپ صلی ﷺ قرآن کو آہستہ آہستہ اور ٹھہر ٹھہر کر پڑھتے تھے، تاکہ امت پر ظاہر ہو جائے کہ وہ قرآن کس طرح پڑھیں، اور کس طرح سمجھیں۔ نبی ﷺ کی قرأت واضح ہوتی تھی، آپ تلاوت فرماتے تو ہر حرف کو جدا جدا ادا فرماتے، پڑھنے میں عجلت نہیں فرماتے اور آپ صلی ﷺ ہر آیت پر وقف فرماتے تھے²⁷۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ قرآن پڑھتے ہوئے ہر آیت پر وقف کرتے تھے یعنی اس طرح پڑھتے الحمد للہ رب العالمین پھر ٹھہرتے، پھر پڑھتے الرحمن الرحیم پھر رکتے اور پھر پڑھتے ملک یوم الدین (اور پھر ٹھہرتے)²⁸۔ ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اگرچہ آیت کا تعلق مابعد سے کیوں نہ ہو پھر بھی آیت کے آخر میں وقف کرنا افضل ہے، اور بعض قراء کا یہ خیال ہے کہ آیت کے آخر میں وقوف کے موقع پر اغراض و مقاصد آیات کا لحاظ رکھنا چاہیے، لیکن نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے کی اتباع اور آپ کی سنت پر عمل کرنا ہی اولیٰ و افضل ہے²⁹۔

²⁴ المزمل: ۴

²⁵ سورة الاسراء

²⁶ سورة القیامہ: ۱۶

²⁷ اسنادہ صحیح قال الالبانی صفۃ صلاۃ ص: ۱۲۴

²⁸ رواہ الترمذی، سنن ترمذی ۲۹۲ و صحیح الالبانی: دار الغرب الاسلامی۔ الطاف اینڈ سنز، کراچی پاکستان، 2009ء۔

²⁹ جوزی، حافظ محمد ابن قیم، زاد المعاد، ج: ۱، ص: ۳۲۷، نفیس اکیڈمی، اردو بازار کراچی، ۲۰۱۸ء۔

نبی ﷺ کی ٹھہر ٹھہر کر پڑھی جانے والی چھوٹی سورت بھی غیر ترتیل سے پڑھی جانے والی طویل سورت سے طویل ہوتی تھی۔ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی ﷺ کوئی سورہ پڑھتے تھے پس آپ اسے اس قدر ٹھہر ٹھہر کر پڑھتے تھے کہ وہ سورت اس کے مقابلے (قرآن کی دیگر) طویل سورتوں سے طویل ہو جاتی تھی۔ مطلب یہ ہے کہ آپ ﷺ کی اس سورت کو پڑھنے کی مدت اتنی لمبی ہو جاتی تھی کہ اگر اس سے طویل سورت کو غیر ترتیل سے پڑھا جائے تو اس کا پڑھنا ختم ہو جائے۔³⁰

مسلمانوں پر قرآن پاک کے حقوق میں سے یہ ہے کہ اسے صحیح تلفظ اور تجوید کے ضروری قواعد کی رعایت کرتے ہوئے تلاوت کریں۔ کیوں کہ اس کی سب سے پہلی نازل ہونے والی آیت اقرأ سے بھی ہمیں یہی سبق ملتا ہے کہ یہ کتاب سمجھنے کے ساتھ تلاوت کے لیے بھی نازل کی گئی ہے یہی وجہ تھی کہ جب یہ شروع دور یعنی نزول کے ایام میں تلاوت ہوتی تھی تو دشمنان اسلام کہتے تھے: لَا تَسْمَعُوا لِهَذَا الْقُرْآنِ وَالْغَوْا فِيهِ³¹ اس قرآن کو سنا ہی نہ کرو اور (جب پڑھنے لگیں تو) شور مچا دیا کرو۔ تو جو کتاب سمجھنے کے ساتھ پڑھنے کے لیے بھی نازل ہوئی ہو، پوری دنیا میں سب سے زیادہ پڑھی بھی جاتی ہو اور اس کی تلاوت پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے اجر و ثواب کا وعدہ بھی ہو تو پھر اس اجر و ثواب کے حقدار وہی لوگ ٹھہریں گے جو اس کی تلاوت کا حق ادا کرتے ہیں یعنی تلاوت میں مخارج و صفات اور دیگر قواعد کے اعتبار سے ان کی ادائیگی میں درستی، پڑھنے میں ترتیل، لہجہ عربی زبان (کیوں کہ یہ عربی زبان میں نازل کی گئی ہے) نیز آواز کی خوبصورتی و عمدگی وغیرہ کی بھی رعایت رکھیں۔ یہ نہ ہو کہ ہم پڑھے کچھ جارہے ہو اور وہ پڑھا کچھ جارہا ہو مثال کے طور پر ہم اردو بولتے وقت کئی حروف کے ادائیگی کے وقت کوئی تمیز نہیں کرتے ہیں جیسا کہ ”فضل“ جو ضاد سے لیکن ہم اسے ”فز“ یعنی زا سے پڑھتے ہیں اسی طرح ”مطلب“ جو ط سے ہے لیکن اسے ”متلب“ یعنی تا سے پڑھتے ہیں اسی قبیل کی ہزاروں اور مثالیں ہیں جنہیں طوالت کے خوف سے یہاں نقل نہیں کیا جا رہا۔ لیکن عربی زبان میں اس قسم کی غلطیوں کی کوئی گنجائش نہیں کیوں کہ اس قسم کی غلطیوں سے معنی بدل جاتے ہیں جیسا کہ قاف اور کاف میں اگر

³⁰ تحفۃ الاحوذی، ج: ۳، ص: ۱۱

ہم تمیز نہ کریں تو پھر ”قل“ کا معنی جو اصل میں کہو ہے وہ کاف کی وجہ سے ”کل“ کھاؤ ہو جائیگا یا ”قلب“ کا معنی جو اصل میں دل ہے وہ کاف کی وجہ سے ”کلب“ کتا ہو جائیگا تو اس سے اندازہ لگالیں کہ تجوید کتنی ضروری ہے یہ تو ایسی غلطیاں ہیں کہ جن سے معنی ہی بدل جاتے ہیں ورنہ قرآن پاک کی تلاوت کے دوران مد چھوڑنے کی بھی گنجائش نہیں۔

قرآن پس پشت ڈالنے پر تنبیہ:

قرآن کو جن لوگوں نے پس پشت ڈال دیا ہو قیامت کے دن قرآن اُن کے گلے میں پڑا ہوگا اور اللہ کی بارگاہ میں شکایت کرے گا کہ اس بندے نے مجھے چھوڑ دیا تھا۔ اب آپ میرے اور اس کے درمیان فیصلہ فرمادیں: يَا وَيْلَتَى لَيْتَنِی لَمْ اَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِيلًا ۝ لَقَدْ اَضَلَّی عَنِ الذِّکْرِ بَعْدَ اِذْ جَاءَنِی وَكَانَ الشَّیْطٰنُ لِلْاِنْسَانِ خَذُوْلًا ۝ وَقَالَ الرَّسُوْلُ یَرَبِّ اِنَّ قَوْمِی اتَّخَذُوْا هٰذَا الْفُرْاٰنَ مَهْجُوْرًا³²۔ ہاے شامت! کاش میں نے فلاں شخص کو دوست نہ بنایا ہوتا۔ اس نے مجھ کو (کتاب) نصیحت کے میرے پاس آنے کے بعد بہکا دیا اور شیطان انسان کو وقت پر دغا دینے والا ہے۔ اور پیغمبر کہیں گے کہ اے پروردگار! میری قوم نے اس قرآن کو چھوڑ رکھا تھا۔

مولانا مفتی محمد شفیع رحمہ اللہ اس آیت کی تشریح کرتے ہوئے معارف القرآن میں فرماتے ہیں:

”قرآن کو عموماً چھوڑ دینا بھی گناہِ عظیم ہے۔ اس سے ظاہر یہ ہے کہ قرآن کو مہجور اور متروک کر دینے سے مراد قرآن کا انکار ہے جو کفار ہی کا کام ہے۔ مگر بعض روایات میں یہ بھی آیا ہے کہ جو مسلمان قرآن پر ایمان تو رکھتے ہیں مگر نہ اس کی تلاوت کی پابندی کرتے ہیں نہ اس پر عمل کرنے کی، وہ بھی اس حکم میں داخل ہیں۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا: جس شخص نے قرآن پڑھا مگر پھر اس کو بند کر کے گھر میں معلق کر دیا، نہ اس کی تلاوت کی پابندی کی، نہ اس کے احکام میں غور کیا۔ قیامت کے روز قرآن اس کے گلے میں پڑا ہوا آئے گا اور اللہ کی بارگاہ

³² الفرقان: ۲۵-۲۸-۳۰

میں شکایت کرے گا کہ آپ کے اس بندے نے مجھے چھوڑ دیا تھا۔ اب آپ میرے اور اس کے معاملے کا فیصلہ فرمادیں³³۔

قرآنی تعلیمات پر عمل پیرا ہو کر ہم اپنے آپ کو اس ضلالت سے بچا سکتے ہیں۔ رسول اللہ نے فرمایا: یہ قرآن تیرے لیے یا تجھ پر ایک حَجَّ—ت ہے³⁴، یعنی یہ کہ اگر تو اسے سمجھے اور اس پر عمل کرے تو تیرے لیے حَجَّ—ت ہے اور یہی قرآن تجھ پر (یعنی تیرے خلاف) حجت ہے، اس صورت میں کہ تو اسے سمجھنے کی کوشش نہ کرے اور عمل پیرا نہ ہو³⁵۔

کسی بھی کام کو شروع کرنے سے پہلے بسم اللہ پڑھنے کا حکم دیا گیا مگر قرآن پڑھنے سے پہلے بسم اللہ کے ساتھ تعوذ پڑھنے کا حکم بھی دیا گیا ہے۔ سورہ نحل میں ارشاد ہے: فَلَا إِذَا قَرَأْتَ الْقُرْآنَ فَاسْتَعِذْ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ³⁶ پھر جب تم قرآن پڑھنے لگو تو شیطانِ رجیم سے خدا کی پناہ مانگ لیا کرو۔

اس سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ شیطان کسی بھی شخص کو قرآن پڑھنے اور سیکھنے سے روکنے کا ہر ممکن حربہ استعمال کرتا ہے مگر جب ہم اللہ کا کلام شروع کرنے سے پہلے اعوذ باللہ بھی پڑھ لیں تو شیطان کا یہ حملہ ناکام بنایا جاسکتا ہے۔ شیطان کی کوشش ہمیشہ یہ رہتی ہے کہ وہ لوگوں کو نیک کاموں سے روکے خصوصاً قرأت قرآن جیسے کام سے، جو کہ نیکیوں کا سرچشمہ ہے اسے وہ کب ٹھنڈے دل سے گوارا کر سکتا ہے۔ ضرور اس کی کوشش ہوگی کہ مومن کو اس سے باز رکھے۔ اور اس میں کامیاب نہ ہو، تو ایسی آفات میں مبتلا کر دے جو قرأت قرآن کا حقیقی فائدہ حاصل ہونے سے مانع ہوں³⁷۔

³³ عثمانی، مفتی محمد شفیع، معارف القرآن، جلد ۶، ص ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰

اپنے معاشرے کا جائزہ:

اب ہم اپنی نگاہیں اٹھا کر اپنے مسلم معاشرے پر غور کریں کہ ہمارے اسلامی معاشرتی نظام میں اسلام کی عطا کردہ قرآنی ترتیل اور تجوید کا تصور کس قدر موجود ہے، اور ہمارے ہاں کتنے افراد قرآن مجید کو ترتیل و تجوید کے ساتھ پڑھنے کی اہلیت رکھتے ہیں۔ مسلمانوں کی قرآنی تعلیم کی طرف ذرا سی نظر ڈالتے ہی ایک انتہائی دردناک حقیقت سامنے آتی ہے: ہمارے مسلم معاشرے میں تقریباً نوے فیصد مسلمان اس بنیادی قرآنی تعلیم سے بھی محروم ہیں جو ان کی نماز کی صحت کے لیے ضروری ہے (یہ کسی کی نماز کے بارے میں شرعی حکم نہیں، بلکہ صورت حال کا اظہار ہے)۔ نیز اکثر لوگوں کے ذہنوں میں ترتیل و تجوید کی اہمیت کا کوئی صحیح شعور تک موجود نہیں۔ بلکہ جب وہ کسی طرح قرآن پڑھنے کے قابل ہو جاتے ہیں تو یہ غلط گمان کر بیٹھتے ہیں کہ وہ صحیح طریقے سے تلاوت کر رہے ہیں، اور قرآن کو ترتیل و تجوید کے ساتھ پڑھنے کو صرف علماء اور ماہر قاریوں کا پیشہ ورانہ فریضہ سمجھنے لگتے ہیں۔

انہیں اس بات کا قطعی علم نہیں کہ حروف کے مخرج (ادائیگی کے مقامات) میں غلطی سے معافی بدل سکتے ہیں، اور بعض اوقات یہ تبدیلی کفر کی حد تک پہنچ جاتی ہے۔ پھر بھی ایسی ناقص تعلیم دینے والے اساتذہ اپنے ذہن کے کسی کونے میں یہ سوچتے تک نہیں کہ وہ بھی اپنے رب کے حضور ایسی تعلیم کے بارے میں جواب دہ ہوں گے، کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تم میں سے ہر شخص نگران ہے اور ہر ایک سے اس کی ذمہ داری کے بارے میں پوچھا جائے گا۔" ³⁸ لہذا قرآن پاک کی صحیح تعلیم پر مکمل توجہ دینے کی سخت ضرورت ہے، اور تعلیم کے نام پر امت میں پھیلنے والی ناقص تعلیم کی وبا کے علاج کے لیے فوری اقدامات کرنا ضروری ہے۔ اس مقصد کے لیے ضروری ہے کہ اہل استطاعت اور اہل صلاحیت افراد اپنی ذمہ داری پوری کرنے کے لیے اٹھ کھڑے ہوں، ایسا نہ ہو کہ ناقص تعلیم کی وجہ سے امت کے افراد کی عبادات ضائع ہو جائیں اور ہم پر ان کی گمراہی کا بوجھ بھی آن پڑے۔

³⁸ البخاری، محمد بن اسماعیل، صحیح البخاری، باب ما یلزم الامام، ج: ۱۱، ص: ۸۹۳۱، دار طوق النجاة، الطبعة: الأولى، ۱۴۲۲ھ۔

موجودہ صورت حال کا علاج :

موجودہ حالات کا واحد علاج یہی ہے کہ ہم کتاب اللہ کی طرف پلٹ آئیں اور اس کو تجوید کے ساتھ اور سمجھ کر پڑھنا اپنے اوپر لازم کر لیں۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ ہم رسول اللہ کے اس فرمان کی زد میں آجائیں جس میں رسول اللہ نے بعد میں آنے والے لوگوں کے حالات بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ: آخری زمانے میں یا اس امت میں ایسی قوم نکلے گی کہ وہ قرآن پڑھے گی لیکن قرآن اس کے حلق سے نیچے نہیں اُترے گا³⁹۔ اور آپ نے ان لوگوں کو شرار الخلق قرار دیا۔ اسیر مالٹا مولانا محمود حسنؒ نے فرمایا مسلمانوں کی موجودہ پستی کے دو ہی سبب ہیں: ترک قرآن اور باہمی اختلاف۔ اور اس کا علاج صرف یہی ہے کہ قرآنی تعلیمات پر لوگوں کو جمع کیا جائے اور اس کی تعلیم عام کی جائے۔ گویا امت کے اختلاف کو ختم کرنے کا نسخہ بھی صرف قرآن ہی ہے۔

سورہ مائدہ کی آیت ۶۸ کی تشریح کرتے ہوئے ڈاکٹر اسرار احمد لکھتے ہیں:

” اسی طرح اللہ تعالیٰ ہم سے فرماتے ہیں کہ کس منہ سے تم نماز پڑھ رہے ہو جب کہ تم نے اللہ کی کتاب کو قائم نہیں کیا۔ یعنی اے قرآن والو! تمہاری کوئی حیثیت نہیں ہے جب تک تم قرآن کو اور جو کچھ تم پر نازل کیا گیا ہے اسے قائم نہیں کرتے⁴⁰۔“

آج ہم قرآن سنتے اور پڑھتے ہیں لیکن یہ ہماری زندگی میں تبدیلی کا باعث نہیں بن رہا۔ رسول اللہ کے زمانے میں عرب کے ان پڑھ بدو بھی جب قرآن سنتے تو ان کے جسم کا چنپنے لگتے اور آنکھوں سے آنسو رواں ہو جاتے تھے۔ وہ اسے اپنی زندگی سے متعلق پاتے تھے اور اس پر عمل کر کے ایک نئی زندگی کا آغاز کرتے تھے۔

قرآن پر ایمان لانے کی سب سے پہلی شرط یہ ہے کہ ہم واقعی قرآن پر ایمان لے آئیں۔ یہ بات عجیب معلوم ہوگی مگر حقیقت یہ ہے کہ ایمان کے دو حصے ہیں: زبان سے اقرار اور دل سے تصدیق۔ ہم دعویٰ کرتے ہیں کہ

³⁹ البخاری، محمد بن اسماعیل، صحیح بخاری، باب من ترک قتال الخوارج، رقم: ۶۹۳۴

⁴⁰ ڈاکٹر اسرار احمد، قرآن حکیم اور ہم، ص ۲۹

ہمیں قرآن مجید پر کامل یقین ہے لیکن ہمارا عمل اس دعوے کے خلاف ہے۔ نہ ہم اس کے الفاظ سیکھنے کی کوشش کرتے ہیں، نہ اس کی تلاوت کرتے ہیں، نہ اسے سمجھنے کی جدوجہد کرتے ہیں اور نہ اس کے احکام پر عمل پیرا ہوتے ہیں۔ اس طرح ہمارا ایمان کمزور معلوم ہوتا ہے۔ ہم زبان سے کہتے ہیں کہ یہ اللہ ذوالجلال کا کلام ہے مگر یقین کی دولت سے محروم ہیں۔ اگر یہ یقین واقعی دل میں بیٹھ جاتا تو قرآن زندگی کا سرمایہ بن جاتا اور ہر حال اور ہر وقت میں ساتھ رہتا⁴¹۔

نتیجہ بحث:

قرآن کریم اللہ عز وجل کا کلام ہے اس کے حقوق میں ایک اہم ترین اور اولین حق یہ ہے کہ صحت الفاظی اور ضروری قواعد تجوید کی رعایت کرتے ہوئے اس کی تلاوت کی جائے۔ قرآن کریم کی تعلیم میں تجوید و ترتیل کا تصور محض رسمی ادائیگی نہیں بلکہ اللہ کے کلام کے ساتھ ایک گہرا روحانی اور فکری تعلق قائم کرنے کا ذریعہ ہے۔ یہ تحقیق اس بات کی واضح عکاسی کرتی ہے کہ تجوید کے بغیر تلاوت محض الفاظ کی گردش ہے، جبکہ ترتیل کے ساتھ پڑھنا دل و دماغ کو کلام الہی کی برکتوں، معانی اور تاثیر سے ہم آہنگ کرتا ہے۔ نبی کریم ﷺ کی سنت اور صحابہ کرام کے طریقہ کار سے یہ بات روزِ روشن کی طرح عیاں ہوتی ہے کہ قرآن کو اس کے صحیح مخارج، لہجے اور آداب کے ساتھ پڑھنا ہی درحقیقت اس کے حقوق کی ادائیگی ہے۔

عصر حاضر میں جہاں تیز رفتاری اور سطحیت عام ہے، وہاں تجوید و ترتیل کی اہمیت اور بھی بڑھ جاتی ہے۔ اس تحقیق سے یہ نتیجہ اخذ کیا جاسکتا ہے کہ امت مسلمہ کو چاہیے کہ وہ قرآنی تعلیم کے معیار کو بلند کرنے، اساتذہ کو تربیت دینے اور جدید ذرائع کو بروئے کار لا کر تجوید کے علم کو عام کرنے کی سنجیدہ کوششیں کریں۔ کیونکہ صحیح تلاوت ہی وہ بنیاد ہے جو کلام پاک کی عظمت کو برقرار رکھتے ہوئے اس کی روحانی، اخلاقی اور عملی برکات کو فرد و معاشرے تک پہنچا سکتی ہے۔

⁴¹ قرآن مجید کے حقوق، چلڈرن قرآن سوسائٹی، ص: ۱۷، وحدت روڈ لاہور۔